REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۸ — شمارہ ۴۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

یکم محرم الحرام ۱۴۰۰ھ — ۲۲ر نبوت ۱۳۵۸ ہش — ۲۲ر نومبر ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۹ر نبوت (نومبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مورخہ ۱۳ر نومبر ۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی ، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۱۹ر نبوت (نومبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان ، کلکتہ میں شادی کی تقریب میں اور پھر مونگھیر ، دھنباد وجمشید پور کی بہار کانفرنس میں شرکت کے بعد مورخہ ۱۵/۱۱/۷۹ کو واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں ۔ اور بفضلہ تعالیٰ مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بخیر و عافیت ہیں ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۔

زیارتِ صالحین اور علمِ دین حاصل کرنے کی خاطر سفر کرنا موجبِ ثوابِ کثیر اور اجرِ عظیم ہے!

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور عظیم الشان اغراض و مقاصد

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روح پرور ارشادات کی روشنی میں

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا اٹھاسیواں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۹ء منعقد ہو رہا ہے ۔ جملہ احباب جماعت کو اس سراسر روحانی اجتماع میں شریک ہونے اور اس سے کما حقہٗ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ اس عظیم الشان جلسہ کی عظمت و اہمیت سے کما حقہٗ استفادہ کرنے کے بارے میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو ۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے ۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو ۔ اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے ۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے ۔ اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے ۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی ۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعفِ فطرت یا کمی مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے ۔ یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے ۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اوپر روا رکھ سکیں ۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں چند روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدمِ موانع تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو سکیں ۔ تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے ۔

- اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں ۔
- نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بارگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے ۔ اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے ۔
- ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا ۔
- جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی ۔
- تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی ۔

اور

- اس روحانی جلسہ میں اور بھی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے ۔ اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں ۔ اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا توقف سرمایہ میسر آجائے گا ۔ گویا سفر مفت میسر ہو جائے گا ۔"

(آسمانی فیصلہ)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر محلہ احمدیہ قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲ نبوت ۱۳۵۸ ہش

چند اخلاقِ سیّئہ!

جن سے ایک مومن کو احتراز کرنا چاہیئے

گزشتہ ایک اشاعت میں ہم نے اپنے قارئین کرام کی خدمت میں قرآن کریم کی رُو سے چند ایک ایسے اخلاقِ حسنہ پیش کئے تھے جن سے ایک مومن کو متصف ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آج کے اِس مختصر نوٹ میں ہم قارئین بدر کی خدمت میں چند اخلاقِ سیّئہ کا تذکرہ کریں گے۔ جن سے حتی الوسع ایک مومن کو احتراز کرنا چاہیئے۔ اور ان کے مقابلہ میں اخلاقِ حسنہ کو اختیار کیا جائے۔ کیونکہ نیکیاں چھوٹے چھوٹے گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ۔

ترجمہ :- یقیناً نیکیاں بدیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔

یعنی اگر انسان کبیرہ گناہوں سے بچا رہے تو بعض انجانے میں کی جانے والی غلطیاں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے معاف کر دیتا ہے۔ چنانچہ اخلاقِ سیّئہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۔ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِهٖ (الحج)

ترجمہ :- اِسی طرح اپنی عبادت اور فرمانبرداری صرف اللہ کے لئے مخصوص کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے بچو۔ اور تم خدا کا کسی کو شریک نہ بناؤ۔

یہ حقیقت ہے کہ جھوٹ اخلاقِ سیّئہ کی جڑ ہے۔ کیونکہ جو انسان جھوٹ بولتا ہے اُس میں باقی بدیاں بھی پائی جاسکتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسُول اللہ میں بہت گناہگار ہوں۔ ان گُناہوں سے رہائی کا کوئی ذریعہ بتائیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم جھوٹ بولنا ترک کر دو۔ وہ آدمی چلا گیا اور جب ایک بدی کرنے لگا تو اس کو خیال آیا کہ حضور صلعم کی خدمت میں جب حاضر ہوں گا اور آپ دریافت فرمائیں گے تو کیا جواب دوں گا۔ کیونکہ جھوٹ بول نہیں سکتا۔ تو وہ بدی چھوڑ دی۔ اِسی طرح دُوسری بدی کے وقت بھی یہی خیال آیا اور اِس طرح اُس نے تمام بدیاں ترک کر دیں۔

دُوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :-

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الحجرات)

ترجمہ :- اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے اُسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کیا کرے۔ ممکن ہے کہ وُہ اُن سے اچھی ہو۔ اور نہ کسی قوم کی عورتیں دُوسری قوم کی عورتوں کو حقیر سمجھ کر اُن سے ہنسی ٹھٹھا کیا کریں۔ ممکن ہے کہ وُہ دُوسری قوم یا حالات والی عورتیں اُن سے بہتر ہوں۔ اور نہ تم ایک دُوسرے پر طعن کیا کرو۔ اور نہ ایک دُوسرے کو بُرے ناموں سے یاد کیا کرو۔

اِس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین اخلاقِ سیّئہ کا خصوصًا ذکر فرمایا ہے۔ ایک یہ کہ دُوسرے کو حقیر سمجھا جائے۔ دُوسرے یہ کہ ایک دُوسرے پر طعن و تشنیع کی جائے۔ اور آخر میں یہ کہ دوسروں کو بُرے ناموں سے یاد کیا جائے۔ کیونکہ جس انسان میں یہ کمزوریاں پائی جائیں اس میں تکبّر کا بھی کچھ مادہ ضرور پایا جائے گا۔ اِسی صُورت میں ایک انسان دُوسرے انسان کو حقیر سمجھ سکتا ہے۔ اُس پر طعنہ زنی کر سکتا ہے۔ اور اُس کو بُرے نام سے یاد کر سکتا ہے۔ لہذا ان اخلاقِ سیّئہ سے بھی ایک مومن کو بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (الحجرات)

ترجمہ :- اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔ بدظنی بھی انسان کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنا دیتی ہے۔ اور آدمی اِس بُرے خُلق کی وجہ سے اپنی عاقبت بگاڑنے کا موجب ہو سکتا ہے۔

اِسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (المائدہ)

ترجمہ :- اور جو مرد چور ہو اور جو عورت چور ہو اُن دونوں کے ہاتھ اِس جُرم کے بدلہ میں جس کے وُہ مرتکب ہوئے ہیں کاٹ دو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کے طور پر ہے۔ اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

چوری کرنا بھی ایک بہت بڑا گناہ ہے کہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بطور سزا یہ حکم فرمایا ہے کہ چور کے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اُن کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

اِسی طرح فرمایا :-

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّ کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۔ (الاعراف)

ترجمہ :- اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو۔ کیونکہ وہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

فضول خرچی بھی گناہ ہے۔ جس سے اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا ہے۔ اور یہاں عبادت کے ساتھ اسراف کا اِس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ عبادات صحیح عمل کی توفیق دیتی ہیں۔ پس یہ بتایا گیا ہے کہ عبادت کو صحیح کرو۔ تاکہ صحیح عمل کر سکو۔ اور اُس صحیح عمل میں سے ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ کھانے پینے میں اسراف نہ کیا جائے۔ کیونکہ فضول خرچی کے نتیجہ میں پیسہ بھی خرچ ہوتا ہے۔ اور اس کے بدلہ میں ثواب نہیں بلکہ سزا ہے۔ لیکن وہی پیسہ اگر صحیح مصرف میں خرچ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر خرچ کیا جائے تو اس میں ثواب بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی ہے۔

نیز فرمایا :-

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً وَّ سَآءَ سَبِیْلًا ۔ (بنی اسرائیل)

ترجمہ :- اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ وہ یقیناً ایک کُھلی بے حیائی اور بہت بُرا راستہ ہے۔

نیز فرمایا :-

وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۔ (بنی اسرائیل)

ترجمہ :- اور جس بات کا تجھے علم نہ ہو اس کی اتباع نہ کیا کر۔ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب کے متعلق تجھ سے پوچھا جائے گا۔

مندرجہ بالا اخلاقِ سیّئہ سے بھی بچنا چاہیئے۔ کیونکہ زنا ایک کُھلی بے حیائی اور اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی کا موجب ہے۔ اِسی طرح بغیر علم کے کوئی بات کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے نیز ہر وُہ بُرا کام جو کان۔ آنکھ اور ہاتھ سے ہو سکتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اور ان سب اُمور کے متعلق اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن سوال کریں گے۔

یہ وہ چند اخلاقِ سیّئہ تھے جن کا ہم نے اُوپر ذکر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو انہی بُرائیوں سے بچنے کے لئے بطورِ نصیحت تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہُوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

احمدی بچوں کا مستقبل باقی دنیا کے بچوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ روشن خوشحال اور خوشیوں سے معمور ہے

یہ وہ بچے ہیں جن کی زندگیوں میں خدا کی زندہ قدرتوں کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں اور وہ ان سے پیار کرتا ہے

ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ تمام دنیا میں اسلام کو غالب کریگا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر دل میں گاڑا جائیگا

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا احمدی بچوں سے خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ ۲۰ اخاء ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع سے جو روح پرور خطاب فرمایا اُس کا مکمل متن اخبار الفضل مجریہ ... میں شائع ہوا ہے جو قارئین بدر کے روحانی استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔ (ایڈیٹر بدر)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

اطفال کے نظام کے لئے ایک بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جھنڈیاں ۲ فٹ اونچی ہونی چاہئیں تاکہ میرے اور تمہارے درمیان حائل نہ ہو جائیں۔ فرمایا تم ہو اطفال احمدیہ، جماعت احمدیہ میں پیدا ہونے والے اطفال (بچے) جن کو ہماری اصطلاح میں سات سے پندرہ سال کا بچہ کہتے ہیں۔

بچے بچے میں طفل طفل میں بڑا فرق ہے۔ ساری دنیا میں انسان بستے ہیں۔ ساری دنیا کے انسان بچے پیدا کرتے ہیں۔ سارے ملکوں میں اطفال رہتے ہیں۔ اور ساری دنیا کے اطفال کے ایک حصے کی عمر سات سے پندرہ سال ہے۔

دنیا میں بعض ایسے اطفال ہیں کہ جن کو احساس ہے کہ ہمارا مستقبل، ہماری آئندہ زندگی اندھیرے میں ہے۔ اور ناکامیوں میں ہے۔ جس طرح افریقہ کے ممالک کے جو بچے تھے (اب تو وہاں کے حالات تبدیل ہو گئے ہیں۔) پچھلی صدی اور اس سے پچھلی صدی میں وہاں کے بچے ہر وقت ڈرتے رہتے تھے۔ کہ کسی وقت

عیسائی سفید فام قومیں

ہمیں قید کر کے، غلام بنا کے، اپنے ملکوں میں نہ لے جائیں۔ انہوں نے ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ان بچوں کو بڑوں کے ساتھ، بڑوں کے علاوہ ماں باپ سے چھڑوا کے، اور بعض دفعہ ماں باپ کو بھی ساتھ قید کیا اور امریکہ میں لے گئے اور اتنی خطرناک قسم کی تکلیفیں ان کو پہنچائی گئیں۔ مثلاً سولہ سولہ گھنٹے ان سے کام لیا۔ اب اتنا سا بچہ جو میرے سامنے بیٹھا ہے۔ اس سے کمزور صحت والے بچوں سے سولہ سولہ گھنٹے کام لیتے تھے۔ کھیتوں میں زمینداروں کے غلام، کارخانوں میں کارخانہ داروں کے غلام۔ تو ایک وہ بچے بھی ہیں دنیا میں۔ اب بھی ہیں جن کا کوئی مستقبل نہیں۔ اور اسے جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں۔ آپ ان بچوں میں سے نہیں ہیں۔ جن کو یہ خطرہ لاحق ہو کہ ہمیں غلام بنا کے دنیا کی کسی منڈی میں بیچ دیا جائے گا۔ کہتے ہیں کہ خفیہ طور پر اب بھی غلاموں کی منڈیاں پائی جاتی ہیں (واللّٰہ اعلم بالصواب) جہاں بچوں کو اغوا کر کے لے جاتے ہیں۔ اور بیچا جاتا ہے۔ لیکن

اللہ تعالیٰ کا فضل

ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے کوئی احمدی بچہ اس ظلم کا نشانہ نہیں بنا۔ ایک تو یہ بچے ہوئے نا۔

پھر بعض بچے وہ ہیں جن کا مستقبل یا جن کی آئندہ زندگی اتنی اندھیری نہیں

تھوڑی سی تعلیم دے دیتے ہیں۔ مثلاً جب انگریز حاکم ہوا اور اس نے تعلیم دینی شروع کی۔ تو وہ کہتا تھا کہ دسویں جماعت تک تعلیم دے دو اور ان سے کلرکی کا کام لو۔ یہ جو حساب کرنا ہے یا چھوٹے موٹے کام ہیں حکومت کے' وہ ان سے لیا کرو۔ ہم او بچے لوگ ہیں، ہم یہ کام کیوں کریں' ہمارے بچے یہ کام کیوں کریں۔ یعنی تھوڑا سا پڑھا بھی دیا اور حقارت کی نظر سے بھی دیکھا۔ ذلیل بھی کیا۔ کم تنخواہیں دے کے ان سے کام بھی لیا۔ اور بڑا لمبا عرصہ کام لیا۔ کوئی سو سال دو سو سال دنیا کے بعض بچوں پر، بعض قوموں کے بچوں پر، بعض علاقوں کے بچوں پر یہ واقعہ بھی گزرا۔ مگر

تم احمدی بچے ہو

اور تم وہ بچے نہیں ہو۔ تو خدا کا شکر کرو۔ تم ان بچوں میں شامل نہیں ہو۔

پھر بعض بچے ایسے ہیں کہ جن کو پڑھایا جاتا ہے اور ان کی پڑھائی میں، ان کے نصاب میں یہ بھی حصہ شامل ہے۔ کہ خدا نہیں ہے۔ کورس کا یہ حصہ ہوتا ہے کہ اللہ سے دور کر دینا ہے دماغ کو، عجیب لغو باتیں کر کے زہر بھرتے ہیں بچوں کے دماغوں میں۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں اور ہمارے بچے بھی جانتے ہیں کہ اللہ ہے۔ اور اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔

۱۹۷۴ء میں جب تکلیف میں تھی جماعت۔ اور روزانہ قریباً ۶-۷ گھنٹے مختلف جماعتوں کے جو دوست آتے تھے ان سے میں ملتا تھا۔ ان کی تکلیف سنتا تھا میں، ان کو تسلی دلاتا تھا، چہروں کی جو گھبراہٹیں ہیں کوشش کرتا تھا کہ وہ دور ہو جائیں اور وہ مسکرانے لگ جائیں۔ اس میں ایک بات یہ بھی میں ان کو کہتا تھا۔ بچے بھی ساتھ آجاتے تھے۔ تمہاری طرح کے چھوٹے چھوٹے۔ میں کہتا تھا بچو! بتاؤ تم میں سے کسی کو سچی خواب آئی؟ تو بہت سارے بچے کھڑے ہو جاتے تھے اور کہتے تھے ہمیں آئی۔ بچے کو خدا تعالیٰ

بچے کی زبان میں

بات بتاتا ہے۔ ایک بچے کو آئن سٹائن کی تھیوری یا ڈاکٹر سلام نے جس نئی تحقیق پر نوبل پرائز لیا ہے۔ وہ تو خدا نہیں بتائے گا۔ جس کا سر پیر ہی نہ بچے کو پتہ لگے۔ بچے سے تو خدا کا پیار یہ ہے کہ ایسی بات کرے جو اسے سمجھ آجائے۔ مثلاً ایک بچہ کھڑا ہوتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ "ساڈی بھینس نے بچہ دیناں سی اور میں خواب دیچ دیکھیا کہ کٹی ہوئی ہے"۔ اب یہ بچے کی زبان ہے۔ اب جو بچہ بھینس کے پیٹ میں ہے۔ اس کے متعلق کسی کو یہ پتہ نہیں کہ وہ کٹا ہے یا کٹی ہے۔ صرف خدا کو پتہ ہے۔ اور اس کے خواب کے مطابق کٹا یا کٹی کا ہو جانا، بتاتا ہے کہ خواب بتانے والی ذات علام الغیوب

ہے۔ جیسے پتہ ہے۔ لیڈی بھینس کا بچہ جب پیٹ کے اندھیروں میں تھا۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی روشنی سے تو وہ باہر نہیں تھا نا۔ خدا کو پتہ تھا۔ اور خدا نے ایک احمدی بچے سے اس طرح پیار کیا۔ یہ بتانے کے لئے کہ میں اس جماعت سے بہت پیار کرنیوالا ہوں۔ تیاری کرو میرے پیار کو حاصل کرنے کے لئے۔ لیکن جو میں اب بتا رہا ہوں وہ ہے اس سے اُلٹ بات کہ سکولوں میں یہ کوشش کی جاتی ہے (اس موقعہ پر بجلی کی رَو بند ہوگئی تو حضور نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے بچوں کو بتایا یہ

سبز چائے کا قہوہ

ہے جس کے اندر کوئی مٹھاس نہیں صرف گرمی ہے اور اگر تم میں سے کسی کے منہ میں ڈالی جائے تو کہو گے اوہوں یہ کیا ہے کوئی مزہ ہی نہیں۔ مگر میرے لئے مفید ہے۔ گلے کو گرم رکھتی ہے۔ اس لئے میں نے ایک گھونٹ پی لیا ہے۔ ہم میں سے بہتوں کو عادت ہے۔ سختی برداشت کرنے کی۔ یہ تو کوئی چیز ہی نہیں پھیکا۔ کسیلا قہوہ۔ میں

کونین کی گولی

منہ میں ڈال کے اچھی طرح چبا کے کھا جاتا ہوں۔ اور ایک دن میں نے ایک دوست کو کہا تم بھی کھاؤ گے۔ کہتا ہاں میں بھی کھاؤں گا۔ میں نے کہا اچھا دونوں کھاتے ہیں۔ میں نے بھی منہ میں ڈالی اور اس نے بھی ڈالی۔ اس کی ساری رگیں پھول گئیں۔ دو دن تک وہ ہنستا تھا تو لوگ سمجھتے تھے رو رہا ہے۔ لیکن مجھ پر کچھ اثر نہ ہوا۔ بڑی کڑواہٹیں برداشت کی ہیں تمہارے لئے بھی۔ میں خدام الاحمدیہ کا صدر بھی رہا ہوں۔ بڑا لمبا عرصہ۔ تمہارے لئے بھی کڑواہٹیں برداشت کیں۔ پھر دوبارہ بجلی کی رَو آجانے پر فرمایا)

روس میں اور دوسرے کمیونسٹ ممالک میں تمہاری عمر کے بچوں پر یہ زور لگایا جاتا ہے کہ وہ خدا سے دور ہو جائیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی بھاری اکثریت سے وہ محروم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے نعمتیں دو قسم کی دی ہیں۔

ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً

یہ جو کہا ہے ایک ظاہری نعمتیں ہیں۔ اچھی غذا ہے۔ متوازن غذا ہے۔ دودھ ہے جو ہر بچے کو پینا چاہیئے۔ اور نہیں ملتا ہے چاولوں کو۔ اور لحمیات ہیں۔ لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ متوازن غذا کیسے کہتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ایک تو یہ ہے (۲) پھر سردی گرمی سے بچنے کے لئے لباس ہے۔ گھر ہے (۳) اگر انسان اپنی غلطی سے بیمار ہو جائے۔ تو خدا تعالیٰ نے اسے شفا دینے کے لئے دوائیں بنائی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے

دُعا کا نظام

جاری کیا ہے۔ دوا کے ساتھ دُعا کرو۔ تو جلدی شفا ہو جاتی ہے۔ ہمارے ڈاکٹر جو افریقہ میں گئے ہیں۔ ان کو اتنی شہرت ملی خدا کے فضل سے کہ ان کے بعض جن کے متعلق یورپ کے ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ لاعلاج ہیں اور ان کا اپریشن ہو ہی نہیں سکتا۔ افریقہ میں احمدی ڈاکٹر نے اپریشن کیا اور وہ کامیاب ہوا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمسایہ ممالک جہاں ہمارے ہسپتال نہیں۔ وہاں کے بڑے بڑے امیر لوگوں نے ہمارے ہسپتالوں میں (جہاں ہسپتال ہیں وہاں آ کے) علاج کروانا شروع کر دیا۔ تو یہ ممالک جو بچے کے ذہن سے

خدا کی یاد مٹانے کی کوشش

کرتے ہیں۔ وہ بھی بچے پر ظلم کر رہے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی یہ نعمت کہ وہ بیمار ہو تو دُعا سے اس کی تکلیف جلدی دور ہو جائے۔ اس سے اسے محروم کر دیا۔ اور زیادہ سہارا کوئی نہ ہو (اللہ کے منکرو! تو سہارا ہو خدا کی جگہ، وہ تو ... ہی نہیں) تو جب دنیا کے سارے سہارے ٹوٹ جاتے ہیں اور کسی جگہ روشنی نظر نہیں آتی۔ اس وقت خدا آتا ہے اور کہتا ہے

میں تیرا خدا ہوں

تجھے گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے۔ پھر یہ تو اس دنیا کی ہوئی نا بات۔ پھر انسان نے مرنا ہے۔ اس کی روح زندہ رہے گی۔ اور یہ دنیا جو ہے۔ یہ تیس سال چالیس سال پچاس سال (اگر بچپن میں نہ بھی کوئی مرے لمبی عمر پائے) ۹۰ سال ۷۰ سال کوئی اکا دکا سو ایک سو دس ایک سو بیس سال تک۔ اکثر سو سال کے اندر اندر مر جاتے ہیں۔ لیکن روح زندہ ہے اور وہ جنت میں جائے گی نہ ختم ہونے والی زندگی۔ اور خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور رحمت سے یہ جنت کی نعمتیں ہیں۔ اللہ کی رضا کی جنتوں میں جو اسے ملیں گی۔

تو یہ ممالک جو ہیں بچوں کو خدا تعالیٰ کی اتنی عظیم اور نہ ختم ہونیوالی نعمتوں سے محروم کر رہے ہیں۔ یہ بھی بچے ہیں دنیا کے۔ تو شکر کرو خدا کا اور الحمد پڑھو کہ تم وہ بچے نہیں ہو جن کے دماغوں سے خدا تعالیٰ کا نام مٹایا جا رہا ہے۔ بلکہ تم وہ بچے ہو جن کی زندگیوں میں

خدا تعالیٰ کی زندہ قدرتوں کے جلوے

ظاہر ہوتے ہیں اور تم خود بھی گواہ ہو۔ اس کے اور تمہارے بڑے بھی گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ غیب کی باتیں جانتا ہے۔ یہ سو سالہ زندگی بھی اگر ہو تو کیا زندگی ہے۔ اس کے بعد جہنم میں چلا جائے، خدا کی خفگی اور اس کا قہر نازل ہو رہا ہو۔ اور ایک طرف جنتی ہیں جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ صرف نیکی ہی کی خواہشیں کریں گے۔ اور ہر خواہش ان کی پوری ہو جائے گی۔ اس دنیا میں تو کوئی نیک سے نیک آدمی بھی نہیں جس کی ہر خواہش پوری ہو۔ ہو ہی نہیں سکتی لیکن وہ ایسی زندگی ہے۔ اتنی بڑی نعمتوں سے اُن بچوں کو محروم کیا جا رہا ہے جن کے دماغ سے خدا کا نام مٹایا جا رہا ہے۔ اور کہتے ہیں ہم بڑا احسان کر رہے ہیں اپنے دادا کا نام یاد رکھنے کے لئے تو نام بتایا جاتا ہے۔ لیکن ہستی باری تعالیٰ کے متعلق یہ کہہ دیا کہ اگر خدا ہے تو خود بخود ہی ان کو پتہ لگ جائے گا۔ پھر دادا کا نام کیوں یاد کرواتے ہو۔ آپ ہی پتہ لگ جائے گا۔ خود بخود پتہ نہیں لگا کرتا۔ جو حقیقتیں ہیں اس دنیا میں اُن کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ان کا علم دیا جاتا ہے، پڑھایا جاتا ہے۔ تب پتہ لگتا ہے۔

دیکھو یہ بجلی ہے۔ یہ کتنی بڑی حقیقت ہے۔ ایک دنیا کو اس نے روشن کیا۔ اور یہ بجلی آواز بھی دور تک پہنچا رہی ہے۔ اور روشنی بھی رات کو کرتی ہے کتنا فائدہ پہنچایا ہے، دنیا کو۔ اب کوئی پاگل ہی ہوگا جو کہے کہ بجلی تو ہے۔ اس کے اوپر تحقیق کرنے کی اس کا علم دینے کی، اس کا علم سیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ بجلی سے آپ ہی پتہ لگ جائے گا انسان کو۔ سارے کہیں گے یہ پاگل ہو گیا ہے۔ اسی طرح جو کہتا ہے کہ خدا کا نام بتانے کی کیا ضرورت ہے بچے کو خود بخود ہی پتہ لگ جائے گا۔ وہ بھی سوجھ بوجھ سے کام نہیں لے رہا۔ اور ایسے ممالک میں بسنے والے بچوں کا مستقبل بھی روشن نہیں۔ ایسے بچوں کے مقابلہ میں تمہارا مستقبل، اے احمدی بچو! کہیں زیادہ روشن

خوشحال اور خوشیوں سے معمور

ہے۔

پھر سرمایہ دار ممالک ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ بس کسی مذہب کی طرف منسوب ہو جانا کافی ہے۔ وہ دین اور مذہب کے حقیقی ثمرات سے محروم ہیں۔ ان کی ساری کوششیں دنیا کے لئے ہیں۔ مگر جہاد اور مجاہدہ کی روح سے محروم۔

اسلام نے بھی بہت زور دیا ہے کوشش اور سعی پر اور فرمایا ہے :-

لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ

مگر خدا کہتا ہے میری نعمتیں دنیوی بھی دینی بھی۔ بے شمار ہیں۔ لیکن جتنی کوشش کرو گے اتنا پاؤ گے۔ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ

مگر ساتھ یہ بھی فرما دیا، دنیا کے لئے کوشش بھی دین کی خاطر ہونی چاہیئے۔

بہرحال بچے بچے میں بہت فرق ہے۔ تمہارا مستقبل دنیا کے سارے بچوں سے زیادہ روشن ہے۔ اس لئے کہ تمہیں خدا نے وعدہ دیا کہ تمہارے ذریعہ سے اسلام غالب آئے گا۔ جب تم بڑے ہو گے۔ دینِ اسلام سیکھو گے۔ دُعائیں کرو گے، زندہ خدا سے تمہارا زندہ تعلق پیدا ہو جائے گا۔ خدا کی راہ میں تم قربانیاں کرنے والے ہو گے، تمہارے دل میں

نوعِ انسانی کا درد ہوگا

جو خدا سے دُور ہیں۔ اُن کے لئے تمہارے دل تڑپیں گے، تمہارے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی۔ کہ یہ بھی خدا کو پہچانیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے حلقے کے اندر داخل ہو جائیں۔ تمہارے ذریعہ سے تمہاری تربیت کے بعد اللہ تعالے تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرے گا۔ خدا تعالیٰ کی محبت کو قائم کرے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر دل میں گاڑا جائے گا۔ اور قریہ قریہ میں محمد۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز گونجے گی۔ وہ وقت آنے والا ہے اور اس وجہ سے تمہارا خدا تم سے بے حد پیار کرے گا۔

اور تمہارا مستقبل یہ ہے۔ ذمہ داری ہے تمہاری بڑی لیکن اتنے عظیم وعدے ہیں دین و دنیا کی ترقیات کے۔ جب تم ان لوگوں کی خدمت کروگے اور خدا کے قریب لاؤگے اور اتنی نعمتیں اُن کے سامنے رکھدوگے خدا تعالے کی، تو کتنا وہ بدلہ تمہیں دیں گے پیار کے نتیجہ میں اُن کے دلوں میں تمہارا پیار ہوگا اور پھر کس چاہت اور خوشی سے وہ تمہاری باتوں پر کان دھریں گے اور تمہارے پہلو میں قدم سے قدم ملائے۔

قُرب الٰہی کی راہوں پر

آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالے نے تمہیں اطفال احمدیہ یعنی احمدیت کے اطفال کے مقام کو پہچاننے کی توفیق عطا کرے اور اس بات کو جاننے کی توفیق عطا کرے کہ تم سب سے زیادہ خوش نصیب بچے ہو آج کی دنیا میں۔ دُنیا کا کوئی خطہ، کوئی قوم، کوئی مذہب، کوئی ازم ایسا نہیں جس کے بچے تم سے زیادہ خوش قسمت ہوں۔ خدا کرے کہ عملاً بھی تم اُسی طرح خوش قسمت بنو۔ جس طرح وعدوں اور بشارتوں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوش قسمت بنا دیا ہے۔

آمین!

درخواست دُعا

ایک غیر احمدی دوست مکرم انیس احمد صاحب مقیم مانچسٹر نے ایک نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ اس کاروبار کے بابرکت ہونے کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

۲۔ مکرم معشوق علی خان صاحب نالبرکوٹ اڑیسہ ٹائیفائیڈ سے بیمار ہیں۔ کامل شفایابی اور کاروبار میں برکت کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے ۱۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ تعالیٰ

خاکسار۔ بدرالدین مہتاب کارکن دفتر بدر

بھوبنیشور اور موسی بنی مائنز میں دوسری آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس کا کامیاب انعقاد

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی شرکت • صوبہ بہار کے علاوہ اڑیسہ، یوپی اور بنگال سے احمدی نمائندگان اور تعلیمیافتہ غیر از جماعت و غیر مسلم دوستوں کی شمولیت

جلسہ پیشوایان مذاہب ✦ علمائے سلسلہ کی پُر مغز تقاریر!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ بھاگلپور بہار

اللہ تعالے کا شکر و احسان ہے کہ اس مادیت و دہریت، کفر و الحاد کے دَور میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی قائم فرمودہ جماعت، جماعتِ احمدیہ چہار دانگ عالم میں خدا تعالیٰ کی توحید اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام اور قرآن مجید کی اشاعت و ترویج میں ہمہ تن مصروف ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی ہدایت کے مطابق جلسے و کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں اور تبلیغ حقہ کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا! وباللہ التوفیق!

بفضلہ تعالیٰ ۱۲ و ۱۳ نومبر کی تاریخوں میں آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس کا بھوبنیشور اور موسی بنی مائنز میں کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ اس کانفرنس میں قادیان سے معزز مہمانوں کے علاوہ اڑیسہ، یوپی اور بنگال وغیرہ سے احمدی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ نیز مقامی طور پر غیر از جماعت و غیر مسلموں میں سے تعلیم یافتہ طبقہ نے بھی شرکت کی اور نہایت دلچسپی سے پروگرام کو سُنا۔

کانفرنس کی تیاری و تشہیر

سال گذشتہ سے صوبہ بہار میں بھی صوبائی کانفرنس کے انعقاد کا سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ اس سال کانفرنس کو وسیع پیمانے پر منعقد کئے جانے کی تیاری کی گئی۔ صدر جلسہ کمیٹی مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز تھے۔ موصوف اور خاکسار کی نگرانی میں جملہ امور سرانجام دئیے جاتے رہے۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے جماعتوں نے اور خصوصًا موسی بنی مائنز اور بھوبنیشور کی جماعت نے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ کافی عرصہ پہلے سے اخبار صدا میں کانفرنس کے متعلق اعلان کیا جاتا رہا۔ اس کے علاوہ ریڈیو پٹنہ سے بھی خبر نشر کی گئی۔ اور پوسٹر شائع کروا کے سارے شہر میں چسپاں کئے گئے۔ نیز سینکڑوں کی تعداد میں ہینڈبل تقسیم کئے گئے۔ اور معززین و افسران کو خصوصی طور پر دعوت دی گئی۔

مہمانان کرام

خاکسار نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے مطابق پہلے ہی یہاں پہنچ گیا تھا۔ مؤرخہ ۱۰ نومبر کو ساڑھے دس بجے صبح محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ۔ مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب مبلغ بھرت پور بنگال۔ محترم سید فضل احمد صاحب ایڈیشنل آئی جی بہار اور بھاگلپور سے آنے والے مہمانان کرام، موسی بنی مائنز میں وارد فرما ہوئے۔ گھاٹ شیلا ریلوے اسٹیشن پر صدر مجلس استقبالیہ کے علاوہ جماعت کے دوسرے دوستوں نے اس وفد کا استقبال کیا اور معزز مہمانوں کی گلپوشی کی گئی۔ اور وہاں سے قافلہ کی صورت میں موٹر کاروں کے ذریعہ احمدیہ مسجد پہنچے۔ جہاں تین صد کے قریب احمدی احباب نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے معزز مہمانوں کے لئے چشم براہ تھے۔ معزز مہمانوں کو "ہندوستان کاپر لمیٹڈ" کے گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا گیا۔ اسی طرح دن بھر اڑیسہ کی مختلف جماعتوں، کیرنگ، کرڈاپلی، پینکال، راؤڑکیلا، جھاڑسوگھڑہ اور کانپور۔ برہ پورہ، بھاگلپور وغیرہ سے مہمان آتے رہے۔ ان جملہ مہمانوں کا موسی بنی مائنز میں قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام تھا۔

چار بجے بوقت سہ پہر کاروں اور موٹر کاروں کے ذریعہ جملہ مہمانان کرام اور مبلغین کرام موسی بنی سے بھوبنیشور تشریف لے گئے۔ جہاں کانفرنس کا پہلا اجلاس منعقد ہونا تھا۔ بھوبنیشور میں جماعت کی اپنی ایک چھوٹی سی مسجد بھی ہے یہاں احمدیوں کی صرف دو فیملیاں ہیں۔ لیکن موسی بنی مائنز کی جماعت کے تعاون سے سارے انتظامات کئے گئے۔ جلسہ گاہ اور اسٹیج کو خوبصورت جھنڈیوں اور ٹیوب لائٹوں سے مزین اور روشن کیا گیا تھا۔ لاؤڈ سپیکرز کا بہترین انتظام تھا۔ یہاں اجلاس سے قبل ٹی پارٹی کا اہتمام بھی کیا گیا۔

مہمان خصوصی

مؤرخہ ۱۱ نومبر کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان، کلکتہ سے محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ کے ہمراہ شام چھ بجے "بمبئی ایکسپریس" سے تشریف لائے۔

کانفرنس کا پہلا دن
جلسہ پیشوایان مذاہب

اس کانفرنس کا پہلا جلسہ مؤرخہ ۱۱ اکتوبر شام کو ۵ بجے جناب ایم۔ سی۔ دتا (M.C. DUTTA) ڈپٹی جنرل منیجر "ہندوستان کاپر لمیٹڈ" کی زیر صدارت مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔

افتتاحی تقریر

اس کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے۔ کانفرنس کے مقصد اور جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور فرمایا ہمارا ملک ہندوستان ایک گلدستہ ہے جسمیں مختلف رنگ و نسل کے، مختلف مذاہب و تہذیبوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ آباد ہیں۔ ان مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے درمیان باہمی اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلح کل تعلیمات بھی اس ضمن میں مختصراً پیش فرمائیں۔

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت و سوانح کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اسلامی نقطۂ نگاہ کی وضاحت کی اور حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر میں طبعی وفات پر بھی روشنی ڈالی۔

بودہ گیانی کرتار سنگھ صاحب نے "حضرت گورو نانک" کی سیرت و سوانح اور ان کی پاکیزہ تعلیمات اور پریم و اتحاد کے تعلق سے گوربانی پیش کی۔

موصوف کی تقریر کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم"

کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے اسلامی رواداری۔ قوموں کے درمیان اتحاد و اتفاق اور امن عالم کے قیام کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات۔ آپؐ کا اسوہ حسنہ نیز آپؐ کے اعلیٰ و ارفع مقام کی وضاحت کی اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ کے عقائد کی وضاحت کی۔

بعدہٗ مکرم سید رفیع احمد صاحب آف برہ پورہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
خوش الحانی سے سُنایا۔

نظم خوانی کے بعد شری نورنگ لال رائے نے شری رام چندرجی کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم سید فضل احمد صاحب ایڈیشنل آئی جی پٹنہ نے تقریر کرتے ہوئے حضرت کرشنؑ کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی اور آپکے بارہ میں جو مختلف قصے بیان کئے جاتے ہیں ان کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ شری کرشن' خدا کے ایک نبی تھے اور اس ضمن میں حدیث نبویؐ کان فی الھند نبیًا اسود اللون اسمہ کاھنًا کی بھی وضاحت کی۔ جس کو سامعین نے بہت پسند کیا۔

موصوف کی تقریر کے بعد مکرم ماسٹر شرق علی صاحب ایم اے نے بنگلہ زبان میں "دھرم یُگے یُگے" کے موضوع پر نہایت جوشیلے انداز میں تقریر فرمائی جس سے سامعین محظوظ ہوئے۔

بعدہٗ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر ہندی میں تقریر فرماتے ہوئے بیان کیا کہ کل اندھکار کے زمانہ میں ہر ایک شخص کی خواہش اور جستجو ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ امن کی تعلیم اور شانتی کی سنتھاپنا ہر یُگ میں اور ہر زمانے میں خدا کے پیارے کرتے رہے ہیں۔ آپنے موعود اقوام عالم کے تعلق سے اسلام اور دیگر مذاہب کی پیشگوئیاں پیش کر کے اس زمانہ کے مامور ربانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور آپؑ کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

ان تقاریر کے بعد محترم المقام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جلسہ پیشوایان مذاہب کی اہمیت و ضرورت پر نہایت ہی بصیرت افروز رنگ میں روشنی ڈالی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپؑ کی پاکیزہ تعلیمات کی روشنی میں قومی اتحاد و اتفاق، مختلف مذاہب کے رشیوں منیوں اوتاروں کی عزت و تکریم پر زور دیا۔

آنمحترم کی تقریر کے بعد مکرم ایم سی دتا صاحب نے صدارتی خطاب فرماتے ہوئے بیان کیا کہ آج ہم نے یہاں جو تعلیمات سُنی ہیں اور ایک ہی اسٹیج سے مختلف مذاہب کے اوتاروں کی سیرت و سوانح جو بیان ہوئی ہیں۔ یہ ایک قابل تعریف کام ہے۔ اس کے لئے مَیں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سامعین کو تلقین کرتا ہوں کہ وہ اس پر عمل کریں۔

آخر میں خاکسار نے جملہ مقررین و سامعین اور ہندوستان کاپر لیمٹڈ کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد رات ۹½ بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک!

کانفرنس کا دوسرا دن

کانفرنس کا دوسرا اجلاس دوسرے دن مورخہ ۱۳ نومبر کو موسیٰ بنی مائنز میں منعقد کیا گیا۔ یہاں کاپر کی کانیں ہیں اور ساتھ ہی روحانی نعمت بھی احمدیت کے رنگ میں موجود ہے موسیٰ بنی مائنز میں صوبہ بہار کی سب سے بڑی اور فعّال جماعت ہے۔ اس جماعت کی اکثریت نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ جو کہ اطاعت و فدائیت کے لحاظ سے ایک نمونہ ہیں۔ یہاں جماعت کی ایک خوبصورت اور وسیع مسجد ہے جس کے ساتھ خوبصورت باغیچہ اور وسیع صحن بھی ملحق ہے۔ مسجد کے ایریا کو خوبصورت جھنڈیوں اور قمقموں سے سجایا گیا اور بر لب سڑک "آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس" نمایاں رنگ میں لکھ کر لگایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ کئی قطعات جلسہ گاہ کے اردگرد لگائے گئے تھے جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور اشعار وغیرہ لکھے ہوئے تھے۔

اجلاس کی کارروائی پونے چھ بجے شام کو شری ایس۔ این۔ بنرجی (S. N. BANERJI) آل اسسٹنٹ مائنز سپرنٹنڈنٹ کی زیر صدارت مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مسعود خان کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوئی۔

افتتاحی تقریر

آج کے اس اجلاس کی افتتاحی تقریر مہمان خصوصی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔ آپنے فرمایا جماعت احمدیہ ہر سال یہ کوشش کرتی ہے کہ اس طرح کے جلسے ہر جگہ منعقد ہوں۔ تا مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان پیار اور محبت اور اخوت کا رشتہ پیدا ہو۔ اور مختلف اہل مذاہب کے میل ملاپ اور اتحاد سے ہی امن بخش فضا پیدا ہو سکتی ہے اس ضمن میں آنمحترم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات اور آپؑ کی بعثت کی غرض و غایت پر بھی روشنی ڈالی۔

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق قرآن و حدیث اور دیگر مذاہب کی پیشگوئیوں کو بیان فرماتے ہوئے آپؑ کی تعلیمات اور آپؑ کی صداقت اور احمدیت کے روشن مستقبل پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں چند اقتباس بھی سُنائے۔

موصوف کے بعد جناب صوبیدار کرتار سنگھ نے تقریر فرمائی۔ بعدہٗ مکرم سید فضل احمد صاحب نے "قرآن کریم کے احسانات دیگر مذاہب پر" کے موضوع پر انگریزی زبان میں مدلّل اور جامع تقریر فرمائی۔ موصوف نے قرآن کریم کے اُن احسانات کا بالخصوص ذکر کیا جو گزشتہ انبیاء کی صداقت، عصمت اور عزت و تکریم کے ضمن میں ہیں۔

بعدہٗ مکرم مولانا عبدالباری صاحب ایم اے جو ایک غیراز جماعت دوست ہیں، نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی تعلیمات اور آپؐ کے بلند مقام پر روشنی ڈالی۔

ازاں بعد ریورنڈ یعقوب صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت پر اور ایس این لعل صاحب نے شری رام چندرجی کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی۔

بعدہٗ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے "اسلام اور یونیورسل برادرہوڈ" (Islam and universal Brother hood) کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے امن عالم اور بھائی چارہ کے بارہ میں اسلامی تعلیمات کا ذکر فرمایا۔ آپنے اپنی تقریر میں موجودہ زمانہ میں پیدا شدہ مختلف مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ان تمام مسائل کا بہترین حل اسلام ہی میں نظر آتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپنے جماعت احمدیہ کی مساعی کا بھی ذکر کیا جو ان مسائل کو حل کرنے کے لئے اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں کی جا رہی ہیں۔

آخر میں صدر جلسہ نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا، مَیں شکر گذار ہوں جماعت احمدیہ کا جس نے اس قسم کی تقریب کا انعقاد کیا اور مختلف مذاہب اور مختلف خیالات سے ہمیں روشناس کرایا۔ کتنا اچھا ہوتا اگر دوسرے مذاہب والے بھی ایسی کانفرنسوں کا انعقاد کرتے۔ مجھے امید ہے جماعت احمدیہ ہر سال اس قسم کی تقاریب کا انتظام کرتی رہے گی۔ اور ہم سب کو چاہیئے کہ ان تعلیمات پر عمل کریں۔

آخر میں مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب نے شکریہ ادا کیا۔

قیام و طعام انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے جملہ مہمانوں کے لئے دونوں دن تینوں وقت کے کھانے کا عمدہ انتظام کیا گیا۔ اور مہو بھنڈار و موسیٰ بنی مائنز کے گیسٹ ہاؤس اور مسجد احمدیہ کے رہائشی کمرے میں مہمانوں کے قیام کا معقول انتظام تھا۔ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کے خدام نے کانفرنس کے انتظامات اور طعام کی تیاری میں قابل قدر کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی جناب سے بہترین جزاء عطا فرمائے۔ اسی طرح کلکتہ کی جماعت کے تعاون کے بھی ہم ممنون ہیں فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

بک اسٹال جلسہ کے دونوں دن جلسہ گاہ کے باہر بک اسٹال کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس طرح غیراز جماعت دوستوں تک سلسلہ کا لٹریچر پہنچایا گیا نیز احمدیت کے بارہ میں "تعارفی" رنگ کا پمفلٹ بھی تقسیم کیا گیا اس ضمن میں خاکسار، جماعت احمدیہ موسیٰ بنی و مہو بھنڈار۔ صدر جماعت اور مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب اور مجلس عاملہ کے ممبران و دیگر تعاون کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب کو احسن جزاء دے آمین ؎

اخبارِ قادیان

•۔ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر' حیدر آباد سے چار افراد کے ہمراہ جن میں ایک انجینئر اور ایک آرکیٹیکٹ تھے' منارۃ المسیحؑ کی سفیدی کے سلسلہ میں مورخہ ۱۵-۱۱-۷۹ کو قادیان تشریف لے آئے اور مورخہ ۱۶-۱۱-۷۹ کو واپس تشریف لے گئے۔

•۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان' موسیٰ بنی مائنز و مہو بھنڈار میں منعقدہ بہار کانفرنس میں شرکت کے بعد مورخہ ۱۸-۱۱-۷۹ کو واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں۔

•۔ مکرم خلیل الرحمٰن صاحب نیر اخبار بدر کی گردن پر پھوڑا (کاربنکل) نکل آیا ہے مقامی طور پر علاج جاری ہے۔ اب پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دُعا فرماویں۔

•۔ ڈھاکہ بنگلہ دیش سے مکرم ممتاز احمد صاحب (ابن مکرم مولوی اعجاز احمد صاحب مبلغ سلسلہ) مع اہل و عیال مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے مورخہ ۱۹-۱۱-۷۹ کو قادیان تشریف لائے ہیں۔

تثلیث کے عقیدہ کا بائبل سے کوئی تعلق نہیں

یورپین اور امریکن سکالرز کی تحقیق کا ایک جائزہ

از مکرم سید عبدالعزیز صاحب نیوجرسی امریکہ

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ - (مائدہ)

ترجمہ:- جن لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ یقیناً تین میں سے ایک ہے وہ یقیناً کافر ہو گئے اور سوائے ایک معبود کے کوئی دوسرا معبود نہیں۔

عیسائیت کا محبوب لیکن کمزور ترین عقیدہ تثلیث کا ہے یعنی خدا تین ہیں اور پھر یہ تینوں ایک ہیں۔ اس عقیدہ کو عقلی طور پر ثابت کیا جا سکتا ہے نہ نقلی طور پر۔ عقلی لحاظ سے اس لئے یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ایک طفلِ مکتب بھی تین کو تین کہے گا نہ کہ ایک اور نقلی لحاظ سے یہ عقیدہ اس لئے ثابت نہیں کیا جا سکتا کیونکہ جن آیات سے تثلیث کے عقیدہ کو ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی تھی اور یورپین اور امریکن سکالرز نے اپنی عمیق تحقیق سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ایسی تمام آیات عہد نامہ جدید میں بہت بعد کے زمانہ میں شامل کی گئیں۔

قارئین بدر ملاحظہ فرمائیں گے کہ یہ عقیدہ کب اور کیسے پیدا ہوا؟ اور پھر کس شاطرانہ طریق سے اس کو بائبل میں داخل کیا گیا۔ مندرجہ ذیل سطور [illegible] آپ [illegible] ملاحظہ فرمائیں گے کہ اب واضح اور غیر مبہم الفاظ میں یورپین اور امریکن سکالرز کہہ رہے ہیں کہ تثلیث کے عقیدہ کا بائبل سے قطعاً کوئی تعلق نہیں اور مندرجہ ذیل شعر کی زبانِ حال سے تصدیق کر رہے ہیں ؎

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

الوہیت مسیح اور تثلیث کا عقیدہ کیسے عیسائیت میں آیا؟ ڈاکٹر مینڈل اور مسز فہس (Man well & Mrs. Fahs) اپنی کتاب "The Church Across The Street" میں رقمطراز ہیں کہ یسوع نے کسی نئے مذہب کی بنیاد نہیں رکھی تھی اس کی ساری زندگی میں اس کا مذہب یہودیت رہا وہ ایک یہودی کی حیثیت سے آیا تھا اور کوئی نئی شریعت نہیں لایا تھا۔ حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ واقعہ صلیب کے بعد یسوع کے یہودی متبعین کے دلوں میں یہ یقین پیدا ہو گیا کہ یسوع مرا نہیں تھا کیونکہ اس کو انہوں نے بعد میں زندہ دیکھا اور اس کے غائب ہو جانے سے متبعین نے یہ سمجھا کہ وہ آسمان پر چلا گیا ہے اور اس کی روح کبھی کبھی آسمان سے نازل ہو کر ان کی راہنمائی کرتی ہے اور حوصلہ افزائی بھی اور وہ دنیا میں اس لئے بھیجا گیا تھا تا کہ لوگوں کو گناہوں سے بچائے ان کا یہ بھی عقیدہ ہو گیا تھا کہ وہ دوبارہ اس دنیا میں آئے گا اور اپنے غیر مکمل مشن کی تکمیل کرے گا اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر معجزات اور کرامات دکھائے گا اور دشمنوں پر غالب آئے گا ڈاکٹر مینڈل اور مسز فہس کہتے ہیں کہ ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک نئی سوسائٹی اور ایک نیا مذہب قائم ہو گیا جس کا مسیح کے مشن سے کوئی تعلق نہ تھا البتہ مسیح علیہ السلام کے معجزات اور کرامات کی داستان سارے یونان اور روم میں مشہور ہو گئی سب سے پہلے پال اور پطرس جو یہودی تھے انہوں نے اس داستان کو اپنے دل میں جگہ دی بعد ازاں مصنفین اناجیل نے اس داستان میں اضافہ کیا اور جو کمی رہ گئی تھی اس کو چرچ کے لیڈروں نے پورا کر دیا اور مسیح کو اب مافوق الفطرت سمجھا جانے لگا۔

ابتداء میں حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے والے سب یہودی تھے۔ آپ صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے آئے تھے لیکن پال نے اس میں وسعت پیدا کی اور یونانیوں، مصریوں اور رومیوں کے لئے دروازہ کھول دیا۔ پطرس نے شروع میں پال کی اس معاملہ میں مخالفت کی لیکن بعد میں پال کے عمل اور نظریہ کو قبول کر لیا پال عموماً کہا کرتا تھا کہ [illegible] خدا کے بیٹے ہیں یعنی تقریباً [illegible] کو [illegible] تک کیوں محدود رکھا جائے۔ دوسری صدی کے آخر تک بہت تھوڑے یونانیوں اور رومیوں نے عیسائیت کو قبول کیا اور دوسری صدی عیسوی تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عام لوگوں کا خیال یہی تھا کہ وہ عام انسان ہیں ٹرٹولین TERTULLIAN جس کی تاریخ ولادت ۱۶۰ء ہے اور تاریخ وفات ۲۳۰ء اس نے لکھا ہے کہ یسوع کے متعلق اس وقت عام لوگوں کا تصور یہی تھا کہ وہ ایک عام انسان ہے یہ شخص لاطینی اور یونانی زبان کا ماہر تھا۔ علمِ قانون میں اسے دسترس حاصل تھی اور علمِ الٰہیات سے واقف تھا۔

تثلیث کا عقیدہ کب عیسائیت میں آیا تھا؟

تیسری صدی عیسوی میں اس عقیدے کی نشو و نما ہوئی ایک رومی حکمران جو عیسائی ہو چکا تھا یہ پہلا عیسائی حکمران تھا اس نے ۳۲۵ء میں جملہ (BISHOPS) کی ایک کونسل بلائی جس میں تثلیث کو سرکاری طور پر مذہب میں داخل کر دیا گیا لیکن ابھی تک ایک اچھی خاصی تعداد تثلیث کے مخالف تھی۔ ۳۸۱ء میں ایک دوسری ایسی کونسل بلائی گئی اس کونسل کو دوسرے رومی حکمران نے بلایا۔ اس دفعہ قطعی طور پر یہ فیصلہ کر دیا گیا کہ تثلیث عیسائیت کا ضروری عقیدہ ہے اور اس عقیدہ کے مخالفین کے لئے رومی سلطنت میں کوئی جگہ نہیں۔ مخالفین تثلیث پر کیا کیا ظلم و ستم ڈھائے گئے ذکر اختصار سے میں آگے بیان کروں گا۔

نیوٹن کی تحقیق

نیوٹن (ISAAC NEWTON) نے اپنی تصانیف میں عقیدۂ تثلیث کے متعلق تفصیل اور نہایت عمدہ طریق سے بحث کی ہے [illegible] نے اس باطل عقیدہ کو تاریخی لحاظ سے غلط ثابت کیا ہے اس کا ایک سیر عظیم کارنامہ پہلی دفعہ ۱۷۵۴ء میں یعنی اس کی وفات کے [illegible] سال بعد شائع ہوا اس کا عنوان "An Historical Account of two Notable corruption of Scripture" تھا۔

"یعنی بائبل میں دو مشہور بددیانتیوں کا تاریخی تذکرہ"

کنگ جیمز کی بائبل میں ناجائز تصرف اور تحریف سے کام لے کر "For there are three.... and these three are one" "تین ہیں اور پھر تین ایک" کو شامل کر دیا اسی طرح سے God was manifest in the flesh .... received up into glory. اس آیت کی یعنی "خدا اس دنیا میں انسانی جسم میں ظاہر ہوا اور پھر تکریم کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا گیا" شامل کیا گیا نیوٹن نے یونانی بائبل اور دوسرے ابتدائی بائبل کے نسخوں کا نیز پرانے عیسائی لٹریچر کا مطالعہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ پہلی دفعہ ۱۵۱۵ء میں کارڈینل اگزمینس Cardinal Ximenes نے یونانی بائبل میں "تین ہیں اور پھر تین ایک" کو شامل کیا۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مرقس کی انجیل ۶۸ء اور لوقا چند سال اس کے بعد اور متی ۸۵ء اور یوحنا کی انجیل ۱۰۰ء میں لکھی گئی۔ لاطینی زبان میں بائیبل چوتھی صدی عیسوی میں لکھی گئی اور عہد نامہ جدید اور قدیم دونوں کو پہلی دفعہ پانچویں صدی عیسوی میں یکجا کیا گیا۔

نیوٹن نے دوسری بددیانتی کے متعلق لکھا کہ پہلے زمانہ کے عیسائی "کہ خدا جسمانی شکل میں دنیا میں آیا" کے متعلق کچھ بھی نہ جانتے تھے اب بہت سے بائیبل کے نئے ترجموں میں God was manifest کی بجائے He was manifest کر دیا ہے حتیٰ کہ کیتھولک کی یروشلم بائیبل کے حاشیہ میں ایک نوٹ دیا گیا ہے اور God کی جگہ He لکھا ہے اور بتایا کہ اس سے مراد مسیح ہے ۱۹۷۷ء میں نیوٹن کی تحقیق کے متعلق دو اہم [illegible] اور

اپریل ۱۵ ۱۹۷۷ء ملاحظہ ہو۔

دوسرا ثبوت۔ ڈاکٹر چارلس پاٹر اپنی کتاب

THE LOST YEAS OF JESUS REVEALED

میں لکھتا ہے تثلیث بائبل کی تعلیم نہیں۔ تین ہیں اور پھر تین ایک۔ بہت بعد کے زمانہ میں نئے عہد نامہ میں بددیانتی سے یہ آیت شامل کر دی گئی۔

تیسرا ثبوت۔ ۱۹۵۲ء میں سوئٹزرلینڈ میں بائبل کی لغت شائع ہوئی ہے اس کے صفحہ ۲۷ پر لکھا ہے عہد نامہ جدید سے تثلیث کا عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔ ملاحظہ ہو۔ واچ ٹاور یکم جولائی

چوتھا ثبوت: مسٹر ہنڈرسن آف گلاسکو یونیورسٹی۔ انٹرنیشنل انسائیکلو پیڈیا ۱۹۶۹ء میں لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی متبعین نے کبھی تثلیث کے عقیدہ کی تبلیغ نہیں کی۔

(بحوالہ واچ ٹاور یکم جولائی ۱۹۶۹ء)

پانچواں ثبوت: برطانیہ کے مشہور و معروف عیسائی مناد ڈاکٹر لیزلی نے تثلیث کے عقیدہ کو زبردست چیلنج کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ عقیدہ کہ خدا تین اشخاص پر مشتمل ہے اس عقیدہ کا مستقبل تاریک ہے۔ (اخبار لندن ایوننگ سٹینڈرڈ ۳ اکتوبر ۱۹۶۸ء بحوالہ واچ ٹاور یکم جولائی ۱۹۶۹ء)

چھٹا ثبوت: جرمن زبان میں سب سے پہلے رامسس (ERASMUS) نے اور انگریزی زبان میں سب سے پہلے جان وائی کلف (John Wycliffe) نے بائبل کا ترجمہ کیا ان دونوں نے تثلیث کے عقیدہ کو بائبل میں نہ پایا۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۲۷

(Challenge of a Liberal Faith by George Marshall)

ساتواں ثبوت: "تین ہیں اور تین ایک" بائبل کا عقیدہ نہیں۔ نیو انگلش بائبل۔ نیو امریکن بائبل۔ نیو آکسفورڈ بائبل۔ ریوائزڈ سٹینڈرڈ بائبل

REVISED STANDAR VERSION

میں "تین ہیں اور پھر تین ایک" کا ذکر موجود نہیں۔ کیتھولک اور ایپسکوپل (EPISCOPAL) کی مشترکہ بائبل میں اس عقیدہ کا متن ہی ذکر ہے لیکن ایک نوٹ دے کر وضاحت کر دی گئی ہے کہ اس عقیدہ کا پرانے اور معتبر لٹریچر میں کہیں ذکر نہیں۔ مشترکہ بائبل CONFRATERNITY کا نام [illegible] ہے۔

آٹھواں ثبوت: عیسائیت کا یہ دعویٰ ہے کہ اقانیم ثلاثہ درجہ میں برابر ہیں اقنوم اوّل۔ اقنوم ثانی۔ اور اقنوم ثالث ان کے درمیان تمیز کرنے کے لئے الفاظ استعمال ہوئے۔ اوّل۔ ثانی۔ ثالث زمانہ میں دلالت نہیں کرتے اس کی تردید کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ مرقس باب ۱۳ آیت ۳۲ کے مطابق ساعت خاص کا علم صرف اور صرف خدا تعالیٰ کو ہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں پھر یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۸ کے مطابق خدا تعالیٰ اپنی شان میں حضرت عیسیٰ سے بہت بڑا ہے۔ پال نے اپنے مکتوب اوّل میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آقا ہے۔

(ملاحظہ ہو ۳-۱۱ I Cor)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب صلیب پر چڑھنے کے قریب تھے تو اضطراب سے خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہیں۔

کیا جاننے والا اور نہ جاننے والا برابر ہو سکتا ہے کیا مطیع اور مطاع برابر ہو سکتے ہیں۔ کیا وہ جو عاجزی سے پکارتا ہے اور وہ ہستی جس کو پکارا جاتا ہے۔ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں کوئی شریک نہیں۔ خدا فرماتا ہے۔

الذی له ملک السموات والارض ولم یتخذ ولدا ولم یکن له شریک فی الملک وخلق کل شیء فقدره تقدیرا۔ (فرقان)

ترجمہ: وہ (ذات) جس کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور جس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا اور جس کی بادشاہت میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور ہر چیز کا اس کے لئے ایک اندازہ مقرر کیا ہے

نواں ثبوت: بائبل کے سکالرز علماء کی تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ عہد نامہ جدید کے منقولات و مندرجات کے متعلق یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ آیا وہ یسوع کے فرمودات ہیں یا مصنفین اناجیل کے اپنے اقوال۔ جب یہ صورت حال ہے۔ تو تثلیث کا عقیدہ یا عیسائیت کا کوئی اور دوسرا عقیدہ عہد نامہ جدید سے ثابت نہیں ہو سکتا ہے۔ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال

ڈاکٹر اڈولف ہول Adolph Holl اپنی کتاب جیزس ان بیڈ کمپنی میں رقمطراز ہے کہ شارحین بائبل کو کسی ایک لفظ پر بھی جو یسوع کی طرف منسوب ہے اس کے مستند ہونے میں شک و شبہ ہے۔ اور شارحین بائبل شاذ و نادر ہی کسی بات پر جو یسوع سے منسوب ہے متفق ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر موصوف کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

"Modern exegetes question the authenticity of every single word attributed to Jesus and unanimity on any particular point is rare." (Jesus in Bad Company) P. 19

اہل تثلیث کا مخالفین تثلیث کو ایذاء پہنچانا!

بائبل پرستوں کی طرح اہل تثلیث نے ہر قسم کے دکھ اور تکلیف تثلیث پر ایمان نہ لانے والوں کو دی۔ ملک سے ان کو باہر نکالا گیا حکومت سے ایسے قوانین بنوائے کہ تثلیث سے انکار کرنے والوں کو سزا دی جائے انہیں ملازمت سے برخواست کیا جائے تاکہ وہ تثلیث کو ماننے پر مجبور ہو جائیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ باطل پرستوں کو یہ وہم ہو جاتا ہے کہ ملک ان کا ہے حکومت ان کی ہے ملک کی تمام آمدنی کے ذرائع انہیں کے لئے مخصوص ہیں۔ اب چند ایسے واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۳۸۱ء میں جب کونسل نے تثلیث کے عقیدہ کو ضروری قرار دیا تو اس سے اختلاف رکھنے والوں کو رومی سلطنت سے باہر نکال دینے کا حکم دیا گیا۔

۱۶۹۸ء میں انگلینڈ میں ایک ایکٹ کی رو سے تثلیث کے انکار کو جرم قرار دیا اس کی سزا یہ مقرر ہوئی کہ تثلیث کا انکار کرنے والے سے عہدہ چھین لیا جائے۔ ملازمت سے برخاست کر دیا جائے اور کاروبار میں جو منافع ہے وہ زبردستی لے لیا جائے اور پھر بھی اگر کوئی باز نہ آئے تو قید کی سزا دی جائے۔

۱۷۱۱ء میں ولیم وسٹن WILLIAM WISTON جو نیوٹن کا دوست تھا اور کیمبرج میں پروفیسر تھا اسے محض اس لئے وہاں سے نکال دیا گیا کیونکہ وہ تثلیث کے عقیدہ کو غلط سمجھتا تھا

۱۶۹۴ء میں ایک پمفلٹ تثلیث کے خلاف شائع ہوا۔ ہاؤس آف لارڈ نے اس پمفلٹ کو جلانے کا حکم دیا پمفلٹ کے لکھنے والے اور پرنٹر پر مقدمہ چلایا گیا۔

۱۶۹۷ء میں ایک سٹوڈنٹ جس کی عمر ۱۸ سال تھی اور نام تھامس ایکن ہیڈ تھا تثلیث کے عقیدہ کے انکار کی وجہ سے ایڈنبرگ۔ سکاٹ لینڈ میں اس کو پھانسی دے دی گئی ملاحظہ ہو واچ ٹاور اپریل ۱۵ ۱۹۷۷ء صفحہ ۲۴۵

مسلمانوں اور یہودیوں پر سپین میں تثلیث کا عقیدہ زبردستی منوانے کے لئے بے شمار ظلم کئے گئے۔ اب بعض عیسائی سکالرز اپنی دانشمندی کے ثبوت میں تثلیث کو انوکھا کہہ رہے ہیں۔ اے کاش مسلمان اس باطل عقیدے کو دلائل اور براہین کے ساتھ غلط ثابت کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ تاکہ توحید دنیا میں قائم ہو اور عیسائی دنیا غلو سے باز آ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحیح مقام کو پہچانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنے لئے باعث فخر سمجھیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار عرصہ دو سال سے ملازمت کی پریشانیوں سے دو چار ہے سیکرٹریٹ اور ہائی کورٹ میں کارروائی چل رہی ہے۔ دوسری طرف ملازمت بحال نہ ہونے کے باعث مقروض ہو گیا ہوں۔

احباب میری پریشانیوں کے ازالہ اور قرض کے بوجھ سے نجات ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔ ۲۵/- روپے درویش فنڈ اور ۱۰/- روپے اعانت بدر میں خاکسار نے ادا کئے ہیں۔

خاکسار: محمد معین الدین صدر جماعت احمدیہ ضلع محبوب نگر

(۲) خاکسار نے کارپوریشن سے قسط وار ادائیگی کی شرط پر ایک Mini Truck خریدا ہے۔ اس کام کے بابرکت ہونے کے لئے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے تعمیر مساجد بیرون ممالک کے لئے مبلغ ۶۰/- روپے ارسال کئے ہیں۔

خاکسار: شیخ محمد عمران احمدی اڑیسہ

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس کے انعقاد پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارکباد

★ کانفرنس کے خوشکن نتائج ★ متلاشیانِ حق کی احمدیہ مشن میں آمد ★ اور بیعتوں کا سلسلہ

(رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز فاضل مبلغ بمبئی)

احمدیہ مسلم کانفرنس ... روئیداد قارئین بدر پڑھ چکے ہیں ... اور خوشکن واقعات کا اظہار ... اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا تذکرہ قارئین کرام ... اور ازدیادِ ایمان کے باعث بنیں گے ... ہے۔

بمبئی ایک بہت بڑا مادی شہر ہے ہندوستان کی دولت کا بڑا حصہ اس شہر کا مرہونِ منت ہے اس شہر کی آبادی ... ہے جن میں ... فکر ... لوگ شامل ہیں بچوں سے لے کر بڑھوں تک یہاں کے سب باہوش لوگوں کے نزدیک دولت کمانے کے لئے وقف ہیں ہر ایک کو اگر اپنے اپنے دائرہ عمل میں فکر ہے تو روپیہ کمانے کی یہ شہر ... ہی ... ہے وہاں شراب خانے ... اور ... اسی شہر کے ... کا مظہر ... ثبت کیا ہوا ہے اس شہر میں خدا ترسی اور انسانی ... لوگوں کی کمی بھی نہیں ہے لیکن مادیت کا غلبہ ... پر بھاری ہے۔

جماعت احمدیہ اور تبلیغی جدوجہد

ایک کروڑ ... والے ... عظیم شہر میں ایک چھوٹی سی مگر فدائی ... سے پُر اسلام دوست ... ہمت۔ عاشقِ رسول جماعت بھی ہے ... تعداد کے ... ذکر ہیں ... وہ ایمان ... اسلام ... تعداد ... ہے ایک دن یہی ... کی ... درست ... اور ایک ... مسلم ... ایک ... اور اخلاقی تعلیم ... رائج ہے عام ... بشریٰ ... لیکن ... بمبئی ... ہوگی ...

اپنے ... ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف ... کو کہتے ... "وہ ... کا فکر نہیں ہے اللہ تعالیٰ ... کرے گا ... کام ... والوں کی ... ضرورت ہے۔" فوراً ... ان الفاظ کو سب نے مشعل راہ بنایا اور بڑے زور و شور سے چندہ جمع کرنا شروع کیا قارئین کو تعجب ہوگا کہ اس چھوٹی سی جماعت نے صرف ... نہیں بلکہ ... کانفرنس پر ۷,۰۰۰ روپیہ خرچ کیا فالحمدللہ ... رقم سے جو کام ہونے اس کی تفصیل تو آپ پڑھ چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔

کانفرنس کی تاریخوں کا تعین اور بعض رکاوٹیں بھی!

منتظمین نے ۲۳ اور ۲۴ اکتوبر کی تاریخوں کا تعین کیا گیا۔ اسی دوران حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارکبادی کا پیغام ملتا ہے اور احباب جماعت میں ایک نیا جوش و ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ ادھر ... ہے اُدھر

محکمہ C.I.D مسلم برانچ نے پوسٹرز شائع کرنے اور اخبارات میں اعلان کرانے سے منع کیا۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ چند لوگ کہہ رہے تھے کہ جلسہ کرنے نہیں دیا جائے گا ہر چند کہ ہم نہ ہی پوسٹرز شائع کر سکے اور نہ ہی وقت سے پہلے اخبارات میں اشتہارات دے سکے جب افراد جماعت بمبئی کو اس بات سے آگاہ کیا گیا تو تمام افراد ... اطفال و لجنات نے یہ جہد کیا کہ دعوتی کارڈ کو زیادہ تعداد میں شائع کر دیا جائے ہم ہر جگہ ... پہنچا دیں گے چنانچہ خوبصورت دعوتی کارڈ ... تعداد میں شائع کئے گئے ... افراد جماعت احمدیہ بمبئی نے ہر جگہ پہنچائے ... اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قدر چرچا ہوا کہ ہر ٹیکسی والا ہر راہ رو ... ہر دکاندار احمدیہ کانفرنس کا ذکر کرتا سنا گیا فالحمد للہ علیٰ نصرتہ

بزرگانِ سلسلہ کا بمبئی آنا اور اللہ تعالیٰ کی نصرت

اگرچہ محکمہ C.I.D والوں نے پوسٹرز شائع کرنے سے اور اخبارات میں خبریں شائع کرنے سے منع کیا۔ لیکن بمبئی جیسے شہر میں ... احمدیہ کانفرنس کا انعقاد ہونے والا تھا اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کانفرنس کو رونق بخشنے کے لئے بہ نفس نفیس تشریف لانے والے تھے لہٰذا ضروری تھا کہ اخبارات میں اعلان ہو اور خبریں شائع ہوں حالات کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے مخلص بھائی سید شہاب احمد صاحب آف رانچی نے ... رسوخ کی بنا پر رات دن ایک کر کے ایک پریس ریلیز تیار کر کے حضرت صاحبزادہ صاحب کے فوٹو کے ساتھ تمام اخبارات کو الیٹو کیا چنانچہ دوسرے روز جبکہ صاحبزادہ صاحب کو بمبئی میں وارد ہونا تھا۔ تقریباً دس اخبارات میں بعض میں فوٹو کے ساتھ خبریں شائع ہوئیں۔ اس طرح کانفرنس کی اس قدر تشہیر ہوئی کہ شاید ہی اس سے زیادہ ممکن ہو۔

اخبارات میں پڑھ کر محکمہ C.I.D والوں کو کچھ گھبراہٹ ہوئی وہ فوراً آئے چنانچہ ان کو سمجھایا گیا کہ جلسہ قومی یکجہتی اور نیشنل انٹگریشن کی خاطر ہو رہا ہے لہٰذا آپ لوگ مطمئن رہیں کوئی دھنگا فساد نہیں ہوگا انشاء اللہ

قارئین کو تعجب ہوگا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں Y.M.C.A انٹرنیشنل ہوٹل میں جو استقبالیہ دیا گیا اس میں محکمہ C.I.D مسلم برانچ کے انسپکٹر صاحب بھی تھے انہوں نے بتایا کہ مجھے ڈرایا گیا تھا جبکہ معاملہ بالکل برعکس ہے آئندہ سال جب بھی کانفرنس ہوگی ہم ہر ممکن تعاون دیں گے۔

کانفرنس کا کامیاب انعقاد اور خوشکن نتائج

احباب جماعت احمدیہ بمبئی کی شب و روز محنت کو اللہ تعالیٰ نے شرفِ قبولیت بخشا کانفرنس کامیابی کے ساتھ ہوئی اور ایسی کامیابی ہوئی جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی بمبئی جیسے شہر میں مذہبی جلسہ کرنا اور پھر اس کا کامیاب ہونا بھی ایک معجزہ ... گردانا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے افراد جماعت کی کوششوں کو محض اپنے فضل سے بارآور کیا ورنہ اس قدر تھوڑی تعداد کچھ بھی معنے نہیں رکھتی یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں تھیں جنہوں نے رنگ دکھایا اور چند آدمیوں نے جو پلان بنایا تھا اللہ تعالیٰ نے ... برکت دی اور وہ بہت ہی کامیاب رہا۔

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

"آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس کے انعقاد پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو بابرکت کرے اور مثالی ... عطا فرمائے ——— اسلام محبت اور امن کا مذہب ہے لیکن ... وقت ہو سکتا ہے جب انسان اپنے خالق ... کی طرف ... کا ... تعلق ... کرے۔ بس یہی ہمارا دنیا کے لئے پیغام ہے اللہ تعالیٰ ہم ... کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ... اپنے ... اور دنیا کے متعلق ہم پر عائد ہوتی ہیں ادا کرنے والے ہوں اور دنیا کو اسلام کے پیغام کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق ملے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔"

خلیفۃ المسیح الثالث

دو سینٹے ... کسی قدر تفصیل سے آپ اپنی کو ... بتائیں کہ احمدیہ کانفرنس کتنے لوگوں نے دیکھی اور کتنے لوگوں نے سنی۔

اخبارات اور ٹی۔ وی کے ذریعہ سے تبلیغ

جیسا کہ یہ لکھا گیا ہے کہ باوجودیکہ حکومہ U.A.E والوں کی طرف سے اخبارات میں خبریں شائع کرنے پر پابندی تھی لیکن جس کانفرنس کو خلیفۂ وقت نے مبارک بنایا تھا اس کا چرچا بہر حال ہونا تھا چنانچہ دس اخبارات میں خبریں بھی چھپی اور پھر دوسرے روز مختصر روئیداد بھی آئی اس طرح دس اخبارات جن کی روزانہ اشاعت ۱۶ لاکھ ہے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس قدر لوگوں نے اس کانفرنس کی خبر کو پڑھا ہوگا۔ بتایا جاتا ہے کہ بمبئی میں چھ لاکھ ٹی۔ وی سیٹ ہیں اتوار کے روز کانفرنس کی خبر مع چند جھلکیوں کے ٹی۔ وی پر بھی دکھائی گئی اندازہ ہے کہ اس طرح تیس لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا اس کے علاوہ اطلاعات میں حاضرین کی تعداد بھی کافی تھی اور دعوتی کارڈ بھی پیغام حق پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ تھے قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ عظیم کانفرنس کس قدر کامیاب رہی ہوگی اور اس میں جدھر اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل جلوہ گر ہے ادھر افراد جماعت احمدیہ بمبئی کا اخلاص محنت اور جذبہ بھی کارفرما ہے جماعت احمدیہ بمبئی نے جس خلوص اور جذبے کا اظہار کیا وہ قابلِ قدر اور تحسین ہے۔ باوجودیکہ سب کے سب دوست ملازم طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں لیکن تین دن سب نے رخصت لی اور بچوں سے لے کر بوڑھوں تک مامورات سے لے کر لجنات تک سب نے ممکنہ تعاون دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی ہر ایک نے اپنی استطاعت سے زیادہ مالی اعانت کی اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں سے مالامال کرے جماعت احمدیہ بمبئی کے تمام افراد خصوصاً مکرم سید شہاب احمد صاحب جنہوں نے باوجود گوناگوں مصروفیات کے تقریباً ایک ہفتہ محنت شاقہ کی اسی طرح مکرم غلام محمود صاحب یادگیری نے ایک خطیر رقم خرچ کر کے الحق بلڈنگ میں نئی وائرنگ کرائی اور نئے ٹیوب لائٹ وغیرہ فٹ کئے اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزائے خیر دے ہمارے بھائی سید عبد المنصور صاحب مبارکبادی کے مستحق ہیں جنہوں نے ٹائپ کا تمام کام کیا اسی طرح ہماری ایک خطیر رقم بچ گئی۔

اسی طرح ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب تعلیوری نے معقول رقم دینے کے علاوہ وقت کی بھی قربانی کی اللہ تعالیٰ بہترین بدلہ دے ہمارے ایک غیر احمدی دوست مکرم مصطفیٰ صاحب اور ان کے پورے خاندان نے کانفرنس کے دوران جو کام کیا وہ جذبہ اور خلوص پر مبنی تھا ہمارے ہندو بھائی نرسی گاندھی جی نے اپنی کار جلسے کے ایام کے لئے وقف کی اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزائے خیر دے۔ محترم شہاب صاحب نے بھی اپنی کار کانفرنس کے ایام میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے لئے وقف رکھی فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ مکرم یو عبد اللہ صاحب مکرم حسن صاحب مکرم غفور صاحب مکرم فرقان صاحب۔ مکرم عبد الشکور صاحب ہر یکر۔ مکرم محمد اسحٰق صاحب۔ مکرم وی عبد الرحیم صاحب۔ مکرم شکیل احمد صاحب۔ مکرم عبد القیوم صاحب دارا۔ مکرم انور احمد صاحب۔ مکرم رفیق احمد صاحب امینی۔ مکرم غلام محمد صاحب۔ مکرم محمود احمد صاحب مکرم سہیل احمد صاحب۔ مکرم پرویز احمد صاحب۔ مکرم وسیم احمد صاحب۔ مکرم مظفر احمد صاحب مکرم احتشام الحسن صاحب مکرم انوار احمد صاحب۔ مکرم یونس پرویز صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان سب نے قابلِ تعریف کام کیا۔ ہمارے بزرگ مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت اور مکرم محمد یوسف صاحب عرفانی نے بھی انتھک کام کیا اللہ تعالیٰ متذکرہ سب افراد کو اور ان دوستوں کو جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں تعاون کیا جزائے خیر دے

الحق بلڈنگ میں متلاشیانِ حق کی آمد اور بیعتوں کا سلسلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رنگ میں کانفرنس ہوئی اس کے اثرات قائم ہوئے دور دور تک آواز پہنچی۔ چنانچہ اب ہر روز الحق میں کوئی نہ کوئی تحقیقِ حق کی خاطر آتا ہے۔ بعض اخبارات نے تو اچھی باتیں بھی لکھیں اور بعض لوگ مخالفت بھی کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کا منشاء بہر حال پورا ہوتا ہے بیعتوں کا سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ اب تک ماشاء اللہ چھ دوست بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ بیعت کرنے والوں میں بوڑھے بھی ہیں اور نوجوان بھی شاعر بھی ہیں اور ہندو بھی مرد اور عورتیں بھی اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ قارئین کو تعجب ہوگا کہ ایک بزرگ

نے جیسے اپنے گھر بلایا اور کہا کہ جب گھرامٹ شروع ہوتی ہے کہ چودھویں صدی ختم ہوگئی ہے اور اب پندرھویں صدی شروع ہونے والی ہے آخر موعود مسیح کہاں گیا؟ الحمد للہ یہ دوست قادیان جلسے پر آ رہے ہیں اور قوی امکان ہے وہیں پر شرف قبولیت احمدیت اختیار کریں گے۔

آخر میں ہم اپنے قارئین کرام سے ... میں درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور اس کانفرنس کے خوشکن نتائج برآمد فرمائے آمین۔

عید الاضحیہ ۷۹ء کے موقع پر قربانی دینے والے افراد

عید الاضحیہ ۷۹ء کے موقع پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں اُن کے اسماء بغرض دعا درج ذیل ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص و اموال میں برکت عطا فرمائے آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

نمبر شمار	اسماء	تعداد	نمبر شمار	اسماء	تعداد
(۱)	جماعت احمدیہ ممبئی			منجانب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض	۱ عدد
(۲)	مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ننفر لنڈن	۱ عدد	۹	محترم والد صاحب مکرم محمد رفیق صاحب	۱ ،،
(۳)	،، زبیر صلاح الدین صاحب امریکہ	۱ ،،	۱۰	،، سید عبد العزیز صاحب امریکہ	۴ ،،
(۴)	،، ملک حفیظ احمد صاحب کھوکھر	۱ ،،	۱۱	،، محمد لطیف صاحب امریکہ	۱ ،،
(۵)	محترمہ نصرت نور الدین صاحب	۱ ،،	۱۲	،، وحید حکمت صاحب امریکہ	۱ ،،
(۶)	،، نعیم کھوکھر صاحبہ لنڈن	،،	۱۳	،، عطیہ صلاح الدین صاحبہ امریکہ	۱ ،،
(۷)	،، محمد رفیق صاحب انگلینڈ	۱ ،،	۱۴	،، مریم صالحہ صاحبہ امریکہ	۱ ،،
(۸)	،، ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب ایم ڈی امریکہ		۱۵	مکرم داؤد احمد صاحب انگلینڈ	۲ ،،
	منجانب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۱ عدد	۱۶	محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ منجانب والدہ مرحومہ	۱ ،،
	،، حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱ ،،	۱۷	،، رشیدہ بیگم صاحبہ انگلینڈ	۱ ،،
	،، حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض	۱ ،،	۱۸	،، اکبری اسماعیل صاحبہ لنڈن	۱ ،،
				منجانب بیٹی غزالہ اسماعیل	۱ ،،

گورونانک دیوجی کے جنم دن پر سرینگر گوردوارہ میں احمدی مبلغ کی تقریر!

مورخہ ۴ نومبر ۱۹۷۹ء کو امیرا کدل گوردوارہ میں سرینگر کے سکھ بھائیوں نے گورو نانک دیوجی مہاراج کا پانچ سو دسواں جنم دن بڑی شان و شوکت سے منایا جا رہا تھا۔ ایک سکھ دوست جناب کوی راج سنگھ صاحب نے خاکسار کو بھی اس موقعہ پر تقریر کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ خاکسار نے ان کی دعوت کے مطابق پنجابی زبان میں موقعہ کی مناسبت سے گورو گرنتھ صاحب کی تعلیمات اپنے سکھ بھائیوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ آج ہمیں اس پیار و محبت کا نمونہ اپنانا چاہیئے۔ جو نمونہ گورو نانک دیوجی اور شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے لئے چھوڑا۔

بفضلہ تعالیٰ تقریر کا بہت اچھا اور عمدہ اثر ہوا اس موقع پر خاکسار کے ساتھ عزیزم محمد اکرم صاحب (نزیل سرینگر) اور عزیزم عبد الشکور صاحب ابن عبد السلام صاحب ڈار بھی تھے۔

خاکسار: محمد عمر ... مبلغ سلسلہ احمدیہ سرینگر

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال بٹ صاحب مقیم بریڈ فورڈ انگلینڈ اپنے والد صاحب محترم کی صحت یابی اور اپنے بھائی ناصر اقبال صاحب کی امتحان میں اعلیٰ کامیابی نیز ان کی اہلیہ صاحبہ کے پیدائش ہونے والی ہے مرحلہ بخیریت گذر جانے اور عمر والا بچہ عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

شادی خانہ آبادی

گزشتہ دِنوں مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید پسر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ سابق امیر جماعت احمدیہ قادیان کی شادی کی تقریب عمل میں آئی قبل ازیں عزیزہ صالحہ شاہین ... بنت ... فیروز الدین صاحب انور کے ہمراہ ان کے نکاح کا اعلان ہو چکا تھا ۔

مورخہ ۶ نومبر کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے کثیر احباب کی موجودگی میں تلاوت ونظم کے بعد سفر کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا فرمائی ۔

مورخہ ۷ نومبر کو قادیان سے کلکتہ کے لئے برات روانہ ہوئی ۔ موصوف کی والدہ محترمہ و دیگر عزیز و اقارب کے علاوہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سرپرستی فرماتے ہوئے ازراہِ شفقت بارات کے ساتھ تشریف لے گئے ۔ اور شادی کی جملہ تقاریب میں شمولیت فرمائی ۔ قادیان سے آٹھ اور بریلی و شاہجہانپور سے بارہ ۔ کُل بیس افراد پر مشتمل یہ بارات ۹ تاریخ کو کلکتہ پہنچی ۔ حیدر آباد سے محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد مع اپنے دو فرزندان اور ایک پوتے کے ۔ اسی طرح پٹنہ سے محترم سید حسن احمد صاحب شادی میں شرکت کی غرض سے ۱۰ نومبر کو کلکتہ پہنچے ۔

مورخہ ۱۰ نومبر کو بعد نمازِ عشاء برات مسجد احمدیہ کلکتہ سے مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور کے مکان واقع ۱۵ ۔ نیو ٹانگرا روڈ کلکتہ ، موٹر کاروں پر روانہ ہوئی ۔ جہاں محترم سید نور عالم صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کلکتہ کی قیادت میں جماعت نے برات کا استقبال کیا ۔ دُعائیہ تقریب میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی ۔ اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے نظم پڑھی ۔ بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ایک مختصر اور جامع خُطبہ ارشاد فرمانے کے بعد شادی کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دُعا فرمائی ۔

۱۰ تاریخ کو ہی برات مسجد احمدیہ کلکتہ میں واپس آئی ۔ اور ۱۱ نومبر کی صبح کو محترم محمد فیروز الدین صاحب انور کے مکان پر رخصتی کی تقریب عمل میں آئی ۔ اور اُسی روز برات دُلہن کو لے کر قادیان کے لئے روانہ ہوگئی ۔ ہاوڑہ اسٹیشن پر محترم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کلکتہ اور احباب جماعت برات کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے ۔

شادی کی اِس تقریب کے جملہ انتظامات میں محترم سید محمد نور عالم صاحب ۔ محترم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی محترم سیٹھ نصیر احمد صاحب بانی ۔ مکرم میاں ظفر احمد صاحب ۔ مکرم ماسٹر شرق علی صاحب اور مکرم مولوی سُلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے اچھا تعاون دیا ۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء ۔

۱۳ نومبر کو برات قادیان بخیر و عافیت پہنچی امرتسر اسٹیشن پر بھی اور قادیان میں بھی مقامی طور پر برات کا استقبال کیا گیا ۔ مورخہ ۱۵ نومبر کو مکرم مولوی سعادت احمد صاحب کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا ۔ جس میں قریبًا نو صد مرد و زن شامل ہوئے ۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس شادی خانہ آبادی کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے ۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین ۔

مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نے اس خوشی کے موقعہ پر اعانتِ بدر میں ۲۵ روپے ۔ شکرانہ فنڈ میں ۲۵ روپے اور درویش فنڈ میں ۲۵ روپے ادا کئے ہیں ۔ جزاہ اللہ تعالیٰ ؎

ضروری اعلان بابت انتخاب قائدین مجالس بھارت

جن جماعتوں میں ۱۹۷۷ء کے کسی بھی مہینہ میں قائد مجلس کے انتخاب عمل میں آئے تھے ، اُن کی خدمت میں فارم انتخاب ارسال کئے جا چکے ہیں ۔ لہٰذا ان جماعتوں کے عہدیداران جلد سے جلد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب کر کے بغرضِ منظوری مرکز میں ارسال فرمائیں ۔

اسی طرح جن جماعتوں میں تاحال مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہیں ہوئیں وہاں کے صدر صاحبان کی خدمت میں ضروری گزارش ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنی اپنی جماعت میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب کرائیں اور بعدہٗ رپورٹ بغرضِ منظوری مرکز ارسال فرمائیں ۔

مُعتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواستِ دُعا : مکرم سید منور احمد صاحب خلف حضرت سید وزارت حسین صاحب اوریسوی دو سال سے درد گردہ سے بیمار ہیں ۔ دو ماہ سے یہ مرض شدت پکڑ گئی ہے ۔ احباب سے درخواستِ دُعا ہے ۔ (امیر جماعتِ احمدیہ قادیان)

چند اخلاقِ سیّئہ ـــــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

میں تہ نہیں ہے ۔" (کشتی نوح)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو اِن اخلاقِ سیّئہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ؎

جاوید اقبال اختر

حج کی سعادت

خاکسار کو محض خدا تعالیٰ کے فضل و بزرگان کی دُعاؤں کے طُفیل امسال اپنی والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ حافظ آبادی کی طرف سے حج کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے ۔ اس خوشی میں خاکسار دس روپے شکرانہ فنڈ میں جمع کرواتے ہوئے حج کے مقبول ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہے ؎

خاکسار :۔ حاجی نصیر احمد حافظ آبادی حال مقیم دمام ۔ سعودی عرب ۔

درخواستِ دُعا

محترمہ صدیقہ اللہ دین صاحبہ سکندر آباد سے تحریر کرتی ہیں کہ اُن کے شوہر محترم ڈاکٹر ایچ ۔ ایم ۔ ساجد صاحب کا امریکہ میں ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے ۔ درد اور کمزوری باقی ہے ۔ کامل صحت یابی کے لئے احباب دُعا فرمائیں ۔ (ایڈیٹر سکندر)

ـــــ (۲) ـــــ

میری بچی عزیزہ سیدہ نعیمہ بیگم سلمہا ، بی ۔ ایس سی فائینل کے امتحان میں شریک ہوئی ہے ۔ عزیزہ کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے تمام درویشانِ قادیان اور تمام بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں خاص طور پر دُعا کی درخواست کرتا ہوں ۔

خاکسار ، سید اعجاز احمد عفی عنہ ۔ صدر مرتی ۔ برہمن بڑیہ ۔ بنگلہ دیش ۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES :- 52325 / 52686 P.P.

ویرائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل ، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ سپلائرز :۔
چپل پروڈکٹس !
۲۹ / ۴۲ مکھنیا بازار ۔ کانپور یو ۔ پی

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004
PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

احمدیہ مسلم کیلنڈر

بابت سال ۱۴۰۰ ہجری قمری - ۱۳۵۹ ہجری شمسی مطابق ۱۹۸۰ء

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت دعوۃ وتبلیغ کے شعبہ نشر واشاعت کی طرف سے سال ۱۹۸۰ء کا کیلنڈر ۲۷ × ۱۸½ کے سائز میں نہایت عمدہ - دیدہ زیب اور مختلف جاذب نظر رنگوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے اس کیلنڈر کی بعض خصوصیات ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

۱ - کلمہ طیبہ کو جلی حروف میں کیلنڈر کی پیشانی کی زینت بنایا جا رہا ہے۔

۲ - کیلنڈر کے دائیں بائیں لوائے احمدیت اور منارۃ المسیح دکھائے جا رہے ہیں۔

۳ - کیلنڈر کے وسط میں بیت اللہ شریف اور دائیں بائیں مسجد احمدیہ ڈیٹن (امریکہ) اور مسجد احمدیہ اکرہ (غانا - مغربی افریقہ) کی دیدہ زیب تصاویر کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بعض ایمان افروز اقتباسات بزبان انگریزی دیئے جائیں گے۔

۴ - نیچے کے حصہ میں چار کاغذوں پر سال بھر کی تاریخیں انگریزی حروف میں درج ہوں گی۔ تاریخوں کے دائیں بائیں ہفتہ کے دنوں کے نام عربی - فارسی - انگریزی اور اردو چار زبانوں میں دیئے جائیں گے۔

۵ - سال ۱۹۸۰ء کی جماعتی و سرکاری تعطیلات کا سبز و سرخ رنگ میں علی الترتیب اندراج ہوگا۔

۶ - کیلنڈر کی مضبوطی کے پیش نظر کاغذ اعلیٰ اور موٹا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور کیلنڈر کی اوپر کی جانب ٹین کی پتری بھی لگائی جائے گی۔

نوٹ:- کیلنڈر کلکتہ میں زیر طبع ہے۔ انشاء اللہ ماہ نومبر کے آخری ہفتہ میں قادیان پہنچ جانے کی امید ہے۔ جو جماعتیں اور مشن بذریعہ ڈاک کیلنڈر منگوانے کے خواہشمند ہوں وہ پہلے ہی سے اپنے آرڈر بک کروالیں۔ زیادہ تعداد میں کیلنڈر منگوانے کی صورت میں ڈاک اخراجات میں کفایت ہوتی ہے۔

● - کیلنڈر کا ہدیہ کاغذ کی گرانی - پرنٹنگ و باربرداری وغیرہ کے اخراجات بڑھ جانے کی وجہ سے مبلغ تین روپے (Rs. 3/-) مقرر کیا گیا ہے۔ محصول ڈاک - رجسٹری و وی - پی کے اخراجات بذمہ خریدار ہوں گے۔

● - چونکہ کیلنڈر کی قیمت لاگت کے مطابق رکھی گئی ہے۔ تبلیغ و اشاعت پیش نظر ہے۔ کوئی منافع لینا مقصود نہیں اس لئے خریداروں کو کمیشن نہیں دیا جا سکتا۔

● - جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے احباب دستی ہی کیلنڈر حاصل کر سکتے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان کیلئے حیدرآباد سے ریلوے بوگی کا انتظام

قادیان دارالامان میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے اس بابرکت اجتماع میں احباب کی شرکت کے لئے حیدرآباد سے ریلوے بوگی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تاکہ آندھرا پردیش کی جملہ جماعتوں سے احباب جماعت اجتماعی رنگ میں قادیان پہنچیں۔ اور اس طرح اکٹھے سفر کرنے میں بہت سی برکتیں ہیں۔

چنانچہ امسال بھی محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر نگرانی ایک ریلوے بوگی کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو ۱۳ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو رات آٹھ بج کر پچپن منٹ پر دکشن ایکسپرس کے ذریعہ قادیان کے لئے حیدرآباد سے روانہ ہوگی۔

جو احباب اس بوگی کے ذریعہ قادیان جانے کے خواہشمند ہوں وہ ۳۰ر نومبر تک اپنے نام قافلہ کی فہرست میں درج کروائیں اور کرایہ بھی ادا فرمائیں تاکہ بعد میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع کی برکتوں سے نوازے۔ آمین

خاکسار: حمید الدین شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن
افضل گنج - حیدرآباد - ۵۰۰۰۱۲
(آندھرا پردیش)

احباب چندہ وقف جدید کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت وقف جدید کے کام میں بھی جس کی ابتداء یکم جنوری اور جس کی انتہا ۳۱ر دسمبر کو ہوتی ہے ...... بہت زیادہ حصہ لے گی۔"

وقف جدید کے مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں صرف اڑھائی ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اور ابھی منظور شدہ بجٹ کا نصف سے زیادہ حصہ قابل وصولی ہے۔ لہٰذا تمام احباب براہ مہربانی اس چندہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

ہمارے انسپکٹران آج کل دورہ کر رہے ہیں۔ مہربانی کر کے چندہ کی وصولی میں ان کے ساتھ ہر طرح کا تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

مشیر قانونی کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ایک مشیر قانونی کی ضرورت ہے جو ایل ایل بی (L.L.B) ہو اور جائداد وغیرہ کے مقدمات کے سلسلہ میں کافی دسترس رکھتا ہو۔ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق 865-4-625-30-415 کے گریڈ میں ابتدائی تنخواہ -/415 روپے اور مبلغ -/35 روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ دیگر سہولیات جو بھی صدر انجمن احمدیہ اپنے کارکنان کو دیتی ہے وہ بھی ملیں گی۔ خدمت سلسلہ کے خواہشمند احباب کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس لئے جو دوست مرکز سلسلہ میں رہائش اختیار کر کے خدمت کے خواہشمند ہوں، مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ درخواستیں دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

۱ - نام مع ولدیت - سکونت اور مکمل پتہ۔

۲ - L.L.B. کب کیا ہے اور تجربہ کس قدر ہے۔

۳ - مقامی صدر جماعت کی سفارش۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جلسہ سالانہ کے بعد واپسی سفر کے لئے ریلوے ریزرویشن!

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھ جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت ریزرو کروانا چاہیں وہ فوری طور پر اطلاع دیں تا ان کی سیٹیں یا برتھ حسب حالات ریزرو کروائی جا سکیں اور ساتھ ہی رقم بھی ضرور بھجوا دیں۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے:-

۱ - تاریخ واپسی ۲ - نام اسٹیشن جس کیلئے ریزرویشن درکار ہے۔ ۳ - درجہ۔

۴ - نام سفر کنندہ۔ ۵ - جنس (یعنی مرد یا عورت - بچہ یا بچی) ۶ - عمر۔

۷ - پورا یا نصف ٹکٹ۔

۸ - ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔

خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور سفر کو موجب برکت بنائے۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

اعلان دعا

مکرم رشید احمد صاحب حیات مقیم لندن کی اہلیہ محترمہ سعیدہ اختر صاحبہ کو دل کا شدید حملہ ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا فرماویں۔ (امیر جماعت احمدیہ قادیان)